اسلامی مذاہب
کے درمیان پُل
قائم کرنے کا چارٹر

المؤتمر الدولي
بناء الجسور بين
المذاهب الإسلامية
The Global Conference For Building Bridges
Between Islamic Schools of Thought and Sects

رابطة العالم الإسلامي
رابطہ عالم اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ وسلم علی سیدنا ونبینا وقدوتنا الرسول الأمین، صاحب الخُلُق العظیم والھدٰی الکریم، أمابعد:

اسلامی اخوت کے فروغ دینے والے اسلام کے اصول کی بنیاد اور میثاق مکہ مکرمہ کے مندرجات کی روشنی میں جس کی تائید امت کے علمائے کرام اور مفتیان عظام نے 24 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 29 مئی 2019ء کو اس میثاق کی کانفرنس میں شرکت کرکے کی تھی۔ اس کانفرنس میں امت کے مختلف مکاتب فکر اور تمام اسلامی اجزاء سے تعلق رکھنے والے اہل علم اور ایمان شریک ہیں- اپنے جامع قبلہ بیت اللہ الحرام کے جوار میں- اسلام کے جھنڈے تلے، رحمت، انصاف اور امن کے پیغام اور رواداری، وسطیت اور اعتدال والے دین کے ساتھ، انہیں اپنے دین پر بطور ایک دستور اور منہج فخر ہے، وہ اللہ تعالی کو اپنا رب اور معبود گردانتے ہوئے محمد ﷺ کو نبی، خاتم اور رسول مانتے ہیں، اللہ تعالی کے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے: ''بے شک یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں، پس تم میری ہی عبادت کرو''۔

وہ ہم آہنگی اور اتحاد کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اکٹھے ہوئے، وہ ایک قوم کے تصور کو وقت کی ضرورت سمجھتے ہیں، انہیں یہ ادراک ہے کہ آج انہیں اپنی صفوں کو متحد کرنے اور اپنے معاملات کو جامع مشترکات کی روشنی میں درست کرنے کی اشد ضرورت ہے، جو انہیں متحد کرے، ان کی تقسیم کو ختم کرے، ان کے دلوں کو جوڑے، ان کے مسلکی اختلافات اسلام کے اصول و تصورات اور اس کے قطعی احکام وضوابط کے گرد جمع کرے، جس کے ذریعے ان کا وجود منظم ہو، ان کے حقوق کا تحفظ اور ان کی عزت محفوظ ہو، تاکہ امت اپنے شعور کے رسوخ اور حوصلے کی بلندی سے ان امور پر قابو پالے جو اس کے اتحاد کو فرقت میں بدل کر اس کی قوت کو کمزور بنا رہی ہے، اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے: ''اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو، ورنہ بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''۔ ان بدقسمت نتائج کو یاد کرتے ہوئے جو ان کی امت واحدہ نے جھیلی ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اللہ تعالی کی مدد سے اسلامی اخوت کا حصول ادب الخلاف اور بہتر روابط سے مکمل آگاہی میں مضمر ہے۔ درجہ بندی اور تنہا کرنے کے خطرات اور ذاتی حملوں یا نیچا دکھانے کی منفی اثرات کا سدّباب اور گمراہی اور تکفیر کے خطرات اور ہر وہ چیز جو انتشار، تقسیم، دشمنی اور بڑے فساد کا سبب بنے اسے مسترد کیا جائے۔

حاضرین نے فرقہ وارانہ وابستگی اور اس میں مبالغہ آرائی کو نظر انداز کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس کی وجہ سے سانحات رونما ہوتے ہیں، جبکہ یہ وابستگی بنیادی طور پر اسلام کی تعلیمات نہیں اور وہ تخلیق میں اختلاف، تنوع اور تعدد میں اللہ کی سنت سے بے خبر ہیں۔ اس کے لئے حکمت اور اسلامی آداب کے ضروری اقدامات کے ساتھ ساتھ شریعت کی وسعت

وکشادگی، دینی اخوت ومحبت، نتائج وخطرات سے آگہی جس میں سرفہرست وہ امر ہے جو مشترکہ عظمت کو متاثر کرتی ہے جوکہ اسلام ہے، اس کی ساکھ کا خیال رکھنے اور اس کی عزت کی حفاظت مشترکہ مقصد ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان تجاوزات کے نتیجے میں پیش آنے والے سانحات اور دکھوں نے ملت اسلامیہ کے قائدانہ کردار اور تہذیبی شراکت میں رکاوٹیں پیدا کیں ہیں۔

کانفرنس کے شرکاء نے ان بانجھ مباحث پر قابو پانے کے عزم کا اظہار کیا جو الزام تراشیوں میں تبدیل ہو گئیں اور جو صرف ہماری امت واحدہ کی تقسیم وفرقت کا ہی سبب بن سکتی ہیں، ان تصورات کے لحاظ سے جو اسلام کی آفاقیت کو تسلیم کرنے کے بارے میں تنگ کر دیئے گئے ہیں۔ وہ اس دستاویز کے اہم مندرجات میں اتحاد، ہم آہنگی اور تعاون کی کوششوں کو فروغ دینے کی مضبوط خواہش کا اظہار کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق ان کے مذہبی تنوع کے اتفاق رائے کو ظاہر کرتا ہے:

1- مسلمان ایک امت ہیں، وہ ایک رب کی عبادت، ایک کتاب کی تلاوت اور نبی کے پیروکار ہیں۔ انہیں ایک ہی قبلہ - چاہے وہ کتنی مسافتوں پر رہتے ہوں - جمع کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے انہیں اسلام کے جامع نام سے نوازا ہے جو کہ روز روشن کی طرح واضح ہے "اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے" ایسے کسی خارجی نام یا اوصاف کی ہمارے ہاں کوئی گنجائش نہیں جو متحد کے بجائے تقسیم کرے، قریب لانے کے بجائے دور کردے۔ صرف وہی قبول ہے جو بطور منہج واضح اور اسلامی عمل کی ترغیب دیتا ہو، بشرطیکہ وہ اس نام کا متبادل یا اس کا مدمقابل نہ جو نام باری تعالی نے ہمیں دیا ہے، اس میں اسلامی میدان میں اس جامع نام پر پھیلے ہوئے وہ تمام شامل ہیں خاص طور پر وہ گمراہ گروہ جو امت کے اتحاد سے نکل کر اپنے لئے دوسرے نام ایجاد کر چکی ہیں۔

2- ہر وہ شخص مسلمان ہے جس نے صرف اکیلے اللہ تعالی کی ربوبیت اور الوہیت کی گواہی اور اس کے نبی محمد ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت پر ایمان لایا۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھاما۔ شریعت کے احکام اور دین کے اصولوں پر ایمان اور ان پر عمل کیا، اور جان بوجھ کر ارادے اور قصد کے ساتھ ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کے مرتکب کو مسلمان متفقہ طور پر خارج اسلام تصور کرتے ہیں۔

3- اسلام کا پیغام اپنے ماخذ میں الہی ہے، اپنے اعتقاد میں توحید پسند ہے، اپنے مقاصد میں بلند اور اپنے اقدار میں انسانی ہے، اپنی قانون سازی میں حکمت سے بھرپور ہے، وہ سب کے لئے بھلائی کا حامل ہے، ارشاد باری تعالی ہے: "اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے"۔ مسلمان اس کے متقاضی ہیں کہ وہ محفوظ اور پُرامن مستقبل کے لئے اپنے تہذیبی کردار کو مزید فعال کریں۔

4- اسلام کے حقائق کا مصدر وحی ہے جس کی نمائندگی قرآن کریم میں کی گئی ہے، اور جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو یا جس پر امت کا اجماع ہو، اور جو اہل علم وایمان کے اجتہاد سے لیا گیا وہ قابل عزت واحترام اور سود مند ہے اور اس تنوع سے تعامل اور اختلاف کے آداب وضوابط مقرر ہیں۔

5- اسلام اللہ تعالی کا آخری پیغام ہے، جو اس کے نبی محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے، اور کوئی بھی شخص چاہے وہ علم وصلاح میں کتنی ہی ترقی نہ کرلے وہ اس میں زیادتی یا کمی کا حق نہیں رکھتا" آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کروں، بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں"۔

6- مقاصد شریعت میں پانچ چیزوں کی حفاظت کو یقین بنایا گیا ہے۔ دین: اسلامی شناخت کی بنیاد اور مرکز ہے، جان کی حرمت کا مطلب: عزت، امن اور زندگی ہے، عقل: کی حفاظت معاشرے کے توازن کو افراط وتفریط سے بچانا، یا حکمت ودانشمندی سے اس سے نکلنا، یا گمراہی اور حماقت کے گڑھے میں گرجانا ہے۔ اور عزت: کا تحفظ معاشرے کی اقدار کا تحفظ ہے، خاص طور پر اس کے افراد کا تقدس اور اس کی جماعت کی حفاظت۔ اور مال: کی حفاظت میں اسے غلط استعمال سے بچانا اور اسے زیادتی اور بدعنوانی سے محفوظ رکھنا ہے۔ عصر حاضر میں بہت ساری قومی ریاستوں کا قیام عمل میں آیا ہے تو اسے چھٹی ضرورت تسلیم کرتے ہیں جو کہ: وطن کا تحفظ ہے، اس کی شناخت، سلامتی، اس کی املاک اور اس کے مفادات کو نقصان سے بچانا۔

7- اپنے افراد اور اداروں میں اعتدال پسند شخصیت کی تشکیل علمائے کرام اور فقہائے عظام کی ذمہ داری ہے۔ خاص طور وہ جو اسلام کے حقائق کو واضح کرنے، اور اس کے محاسن کو اجاگر کرنے اور جن پر اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کے ذمہ داری ہے۔

8- مسلمانوں میں مختلف مکاتب فکر اور نظریات کا وجود پہلے سے طے شدہ اختلاف اور تنوع کی ناگزیر الہی قانون کا تسلسل ہے، اور یہ تعدد عام طور پر مناہج کے اختلاف کی وجہ سے ہے جو اسلامی مدارس کی بنیادوں اور مقامی، وقتی اور روایتی حالات سے متعلق متغیرات کی وجہ سے ہیں، ہمیں اس الہی قانون کو سمجھتے ہوئے دانشمندی اور حکمت کے ساتھ اس کے ساتھ پیش آنا چاہئے، اس میں سب سے اہم امر تفرقہ اور انتشار کے اسباب سے بچنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اسلامی مکاتب فکر کے درمیان متفقہ امور اختلافی امور سے بہت زیادہ ہیں۔ خاص طور کلمہ اور اس کی ضروریات پر عمل، اور اسلامی اخوت ہماری نظریاتی تعدد سے بہت زیادہ اہم ہے، اور مسلمان کو تمام حالات میں حق کی تلاش اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

9- اسلامی مکاتب فکر مسلم معاشرے میں منظم بنیادوں اور علمی تحریک کے نتیجے میں ابھری ہیں، جن کی بنیاد اصول وثوابت پر ہے۔ ان مکاتب فکر کو اپنے مثبت کردار کے ساتھ قائم رہنا چاہئے، درستی پر قائم رہتے ہوئے، اور مثبت کردار میں خلل ڈالے بغیر۔ ان کے اصحاب پر عدم اعتماد نہ کیا جائے اور نہ ان اختلافات میں مبالغہ آرائی کی جائے۔

10- مسلمانوں کا مذہبی اور ثقافتی اتحاد ایک مذہبی فریضہ ہے جو مسلم اقوام کے دل کی آواز ہے۔ اس کے حصول کے لئے کوشش کرنا ایک عظیم الشان کوشش ہے، اس کے لئے اسلامی مشترکات کو تقویت دینے کی ضرورت ہے جو اس اتحاد کو اس کے وسیع عنوان اور اہم مسائل میں قائم کرے۔

11- مسلمان اپنے متنوع پس منظر میں اپنی عظیم تہذیب کی تشکیل اور موجودہ چیلنجز میں شراکت دار ہیں، وہ اجتماعی طور پر بھائی چارے اور ہم آہنگی کے جذبے سے بھرپور ایک امید افزا مستقبل کے منتظر ہیں، جس میں مشترکات کے ذریعے تقسیم وتنازعات کا خاتمہ ہو اور اعلی اقدار کے ذریعے مفاہمت، بقائے باہمی اور تعاون کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔

12- تاریخی واقعات اور حقائق آنے والی نسلوں کے لئے سبق اور عبرت ہیں۔ وہ ان سے تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ ان غلطیوں سے بچتے ہیں۔ امت کے اندر اتحاد، بھائی چارے اور تعاون کے حصول کے لئے ماضی کے مباحث، یا تنازعات یا ایسے اختلافات جو محض مسلکی بنیاد پر قائم رہے، ان اختلافات کو ہوا دینا نہ شرعی طور پر جائز ہے اور نہ یہ دانشمندی کا تقاضہ ہے۔

13- اسلامی مشترکات وہ ٹھوس اصول ہیں جس کے وسیع دائرے میں پوری امت یکجا ہوتی ہے، وہ اتحاد ہم آہنگی اور مشترکہ ذمہ داریوں کی عکاسی کرتے ہیں، ان کو گہرائی سے سمجھ کر مختلف مکاتب فکر کے درمیان شدت پسندی اور تنازعات کے خطرات کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

14- اسلامی مکاتب فکر کے درمیان برادرانہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے مؤثر اور نتیجہ خیز مذاکراتی فورمز کا باقاعدہ انتظام ایک اہم ضرورت ہے جس کی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے۔ اس کی کامیابی کا دار ومدار نیک نیتی اور سچے عزم پر ہے جس میں رکاوٹوں اور چیلنجز سے آغاز کر کے ان کا تدارک کیا جائے۔

15- امت کی دردناک تاریخ میں سرفہرست وہ آفات رہی ہیں جو فرقہ وارانہ اور متعصبانہ نعروں سے پیدا ہونے والے تصادم اور تنازعات تھے، جس کے نتیجے میں فرقہ واریت اور فتنہ وفساد میں اضافہ ہوا اور ان سانحات نے نفرت اور رنجشوں کو جنم دیا، دشمنیوں کو وجود ملا اور اسلامی اخوت اور اسلام کے عظیم مقاصد سے جڑے اجزاء میں نظر

اندازی نے رواج پکڑا۔ اسلام کو اس فرقہ ورانہ بے وقوفی اور متعصبانہ حماقت سے نقصان اور اس کے دشمنوں فائد پہنچا، اس کے ساتھ وہ فتنے بھی شامل تھے جو لالچ اور ذاتی خواہشات سے متعلق تھے۔

16- ہر وہ شخص یقینا اسلام میں داخل ہے جس نے کلمہ پڑھا اور اسلام کے اصولوں پر یقین رکھتے ہوئے ان پر عمل کیا۔ کسی شخص پر کفر کا فتویٰ لگانا اس وقت تک روا نہیں جب تک اس سے یقینی طور پر اسلام سے منافی امر سرزد نہ ہو اور اس پر تمام اہل علم وایمان کا اتفاق ہو۔

17- تکفیر، بدعتی یا گمراہی، یہ ایسے شرعی احکام ہیں جو قطعی ثبوت کے بغیر نہیں دیئے جا سکتے ہیں، ورنہ اس کے نتیجے میں تباہی کا امکان ہے، اس لئے عام مسلمانوں یا طالب علموں کو اپنے مخالفین "وہ افراد ہوں، ادارے، مدارس وغیرہ" کو یہ القاب دینا جائز نہیں۔ یہ فیصلے علم، اعتدال اور انصاف کے حامل اداروں کے لئے مخصوص ہیں جو اہل علم وایمان کے اجماع سے شرعی ادلہ کی روشنی میں ان فیصلوں کے مجاز ہیں۔

18- متنوع اسلامی معاشروں کے درمیان تعاون مطلوبہ انضمام اور امت مسلمہ کی قوت کے حصول کے لئے اہم ضرورت ہے۔ یہ عمل قومی معاشروں کے اندر اور ان کے اور دیگر اسلامی معاشروں کے درمیان ان کے قومی نظام کے دائرہ کار میں ہونا چاہئے۔

19- مسلمان اسلامی اور بین الاقوامی سطح پر منصفانہ مقاصد کی حمایت پر متفق ہیں، وہ نسل کشی کے جرائم کے مقابلے میں فلسطینی عوام کی ثابت قدمی کو سلام پیش کرتے ہیں، ان کے آزاد ریاست کے قیام کے حق کی حمایت کرتے ہیں جس کا دار الخلافہ مشرقی قدس ہو، قدس شہر کی تاریخی اور اسلامی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے۔

20- اسلامی شناخت ہر مسلمان کے عقیدے کی نمائندگی کرتی ہے، جس کے لئے غیر مسلم ممالک میں اس کے اجزاء کی حفاظت ضروری ہے، خاص طور پر مہذب آئین کے ذریعے ان کے حقوق کو تسلیم کرنے کی پُر امن کوششوں کی ضرورت ہے۔

اس ضمن میں شریعت کے علمبردار اہل علم وایمان کو ان قومی معاشروں میں بسنے والوں کو زیادہ سے زیادہ بقائے باہمی کی اہمیت سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں غلو اور انتہا پسندی اور ایسے کسی بھی طرز عمل کے خطرات سے آگاہ کریں جو اسلام کے آداب وحکمت، دلوں کو جوڑنے اور مصالح ومفاسد کے درمیان توازن سے منافی ہوں۔ ایسے فتاوی، وعظ اور ہدایات لینے سے بھی احتیاط برتیں جو ان کے مقامی حالات سے میل نہ کھاتے ہوں، جن پر عمل کرنے کا حکم شریعت نے دیا ہے۔

21- خاندان معاشرے کا مرکز اور تربیت وتہذیب کا سب سے اہم ذریعہ ہے،نوجوان کو راہ سے بھٹکنے سے بچاتا اوراسلامی اقدار کی تربیت میں معاون ہے،جس میں اسلامی تنوع کے درمیان بھائی چارے کا فروغ اور مفاہمت،ہم آہنگی اور تعاون کی اقدار کی طرف رہنمائی شامل ہے۔

22- بہتر تعلیم خاندان کی تعمیر،نوجوانوں کی ذہنی تشکیل اوران کی تربیت میں اہم کردار اداکرتا ہے،وہ انہیں اللہ تعالی کی مدد سے روشن مستقبل کی طرف رہنمائی میں معاون ہے،خاص طور پر استاذ کی کارکردگی اور نصاب کی درستگی اہمیت کی حامل ہے، تعلیم کے تمام مراحل میں صنفی امتیاز کے بغیر سب کو اہتمام حاصل ہو۔ یہ سب اسلامی تعلیمات اوراس کی اعلی اقدار کا حصہ ہے جس نے تمام مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے اور کسی صنف کواس سے خارج نہیں کیااور نہ ہی تعلیم کی نوعیت اور کسی خاص مرحلے تک اسے مخصوص کیا ہے۔

23- خواتین کا شرعی فریم ورک میں امت کی بھلائی کی امنگوں کو پورا کرنے میں اہم کردار ہے جیسا کہ اس دستاویز میں تصور کیا گیا ہے،اس کی عکاسی نوجوانوں کے لئے پہلی نرسری کی صورت میں واضح ہے جو خاندان کو بااختیار بنانے کے جامع تصور کے مطابق تعلیم یافتہ اور باشعور خاندان ہے، کیونکہ یہ معاشرے کا مرکزاور تعلیم وتربیت کی سب سے اہم پرورش گاہ ہے۔

24- اسلامی ذرائع ابلاغ کا بیانیہ اسلامی تنوع کے درمیان بھائی چارے اور تعاون کا فروغ،اس ضمن میں آگاہی پھیلانا اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کاازالہ ہوناچاہئے،اسے اسلام کے خلاف حملوں اور تصورات کا مقابلہ کرنا چاہئے چاہے وہ کہیں سے بھی ہوں،اسے مسلمانوں کو خاص طورپر غیر مسلم ممالک میں رہنے والوں کو یہ رہنمائی کرنی چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی درست نمائندگی کریں اور اپنی حقیقی مذہب کی درست تصویر پیش کرنے کے لئے بھاری ذمہ داری کو قبول کریں۔

25- روایتی اور نئے ذرائع ابلاغ کے غلط استعمال سے اختلافات میں اضافہ اور مسلمانوں کے درمیان دشمنی کو ہوا ملتی ہے۔ میڈیا کے پیغامات کو اسلامی اخوت کی اقدار کے مطابق تعمیری موضوعات اور مکالمہ پر توجہ دینی چاہئے،اور کسی زیادتی، برتری، شدت اور تحقیر کے بغیر مخلصانہ مشوروں کا تبادلہ ہونا چاہئے۔

26- فتنوں کے خلاف انتباہ،اس کے اسباب سے بچنا،اس پر ابھارنے اوراس کی پشت پناہی کرنے والوں کا مقابلہ،ایک قوم کے افراد یا اسلامی معاشرے میں عمومی طور مخصوص فقروں،نعروں اور فرقہ وارانہ اسالیب کے ساتھ اشتعال انگیزی کی مذمت بے حد ضروری ہے۔ جس کا مقصد اسلامی بھائی کو کمزور کرنا ہے جس کا ذکر اللہ تعالی کے

ارشاد گرامی میں ہے: ''مسلمان تو آپس میں بھائی ہیں'' اسی طرح نبی کریم نے فرمایا: ''اللہ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو''۔

27- مسلمانوں کی ایک دوسرے پر چڑھائی، ایک دوسرے کی مسلکی جذبات کو بھڑکانا، ان کی علامات کو نشانہ بنانااور ان کی اجتہادات کی بے توقیری بے سود ہے اس سے نہ کوئی مقصد حاصل ہوتا ہے اور نہ کسی دشمن کو نقصان پہنچتا ہے، بلکہ یہ ایک ایسی برائی ہے جو لوٹ کر دوبارہ ان افراد اور مسالک پر آتی ہے اور ان کے مذہب کی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے، اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ لوگ جواب میں ان کو وہی لوٹا کر کہتے ہیں اور- نادانی یا جان بوجھ کر- مذہب کی نوعیت سے منسوب کرتے ہیں۔

28- اس اجلاس کے وژن، مشن، اہداف اور اقدار کی تجدید کے لئے سالانہ کانفرنس کے انعقاد کی تجویز دی جاتی ہے، تاکہ اس دستاویز کے مندرجات کو تقویت پہنچے، اور اگلے سال کی اس دستاویز کی دوسری کانفرنس کی صورت میں منعقد ہو جس کا نام ہو ''اسلامی مذاہب کے درمیان پلوں کی تعمیر سے متعلق دوسری کانفرنس'' اور اس میں اسلامی میدان میں ہونے والی پیش رفت پر تبادلۂ خیال کیا جائے۔

اس کے لئے اور اسلامی مکاتب فکر کے درمیان رابطہ کاری کے لئے ایک مشترکہ رابطہ کمیٹی تشکیل دے جائے گی جس کا نام ''اسلامی مکاتب فکر کے رابطہ کمیٹی'' ہوگا۔ رابطہ عالم اسلامی کا جنرل سیکرٹریٹ مختلف مسالک کی نامور شخصیات کی مشاروت سے کمیٹی کے نظام، صدارت، ارا کین اور سیکرٹریٹ کا خاکہ تیار کرے گی جس کی منظوری اگلی کانفرنس میں دے جائے گی۔

کانفرنس کے شرکاء اس دستاویز کے مندرجات پر عمل درآمد، اسے اپنے علمی اکیڈمیوں اور قابل اطلاق قواعد وضوابط او ربین الاقوامی قوانین کی رعایت رکھتے ہوئے اپنی قومی معاشروں میں مستحکم کرنے کا عہد کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ تمام تعلیمی اداروں، سماجی شخصیات اور قومی اداروں سے اس کی تائید اور حمایت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

کانفرنس کے شرکاء خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ان کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود حفظہما اللہ کا مملکت سعودی عرب کی جانب سے امت مسلمہ کے موقف کو یکجا کرنے اور اس کی یکجہتی کو مضبوط بنانے کے لئے کی جانے والی عظیم کاوشوں پر شکریہ ادا کرتے ہیں، یہ کاوشیں مملکت اپنے اہم اسلامی کردار، ارضِ منبع اسلام، نزول وحی، مسلمانوں کا قبلہ اور ان کی دلوں کی دھڑکن اور حرمین شریفین کی خدمت کے اعزاز کے شرف کی بنیاد پر کر رہی ہے۔ خادم حرمین شریفین کا ''اسلامی مذاہب کے درمیان پلوں کی تعمیر کانفرنس'' کی سرپرستی پر تہہ دل سے شکریہ، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو اپنی رضا پر اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مکہ مکرمہ میں اجراء ہوا

بتاریخ 1445/9/8ھ

2024/3/18م

المؤتمـــــر الدولـــــي

بنـــاء الجســـور بين

المذاهب الإسلامية

The Global Conference For Building Bridges
Between Islamic Schools of Thought and Sects